خلافت لائبریری

بدھ | 22۔ مئی 1996 | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 116 | بدھ 4 محرم 1417ھ 22 ہجرت 1375ہش 22 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گزاری میں گزار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کر سکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے اس کے دل میں ایک درد اور کوفت ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح کے لئے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاوے۔ اگر اپنے کسی خادم پر سختی کرتا ہے تو شفیق ماں کی طرح راتوں اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی تو اسی کے لئے کرتا ہے۔ غرض ماں باپ اور شفیق استاد کی سختی سختی نہیں وہ تو عین رحمت اور شفقت ہے۔ ایسا ہی عادل بادشاہ کی سختی بھی سختی نہیں۔ نادانی سے لوگ اعتراض کر اٹھتے ہیں اور شور مچاتے ہیں عادل بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

بے جا فخر اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کرکے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گزرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں 'یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے۔ مگر آج کوئی جا کر دیکھے۔ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہلاکت کی راہوں سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ(۔) تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو اور نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جنازہ حاضر و غائب۔ بمقام بیت الفضل لندن

بتاریخ 3۔ مئی 1996ء بروز جمعہ

○ جنازہ حاضر۔ مکرم بشیر اصغر باجوہ صاحب لندن برادر اصغر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ۔

جنازہ غائب۔ بوساطت و منظوری صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

1۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ناصر آباد ربوہ
2۔ مکرم راجہ فخرالدین صاحب کراچی
3۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب فیصل آباد
4۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر ربوہ
5۔ مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب (ڈائریکٹر محکمہ زراعت)
6۔ مکرم ملک عزیز احمد صاحب آف لودھراں
7۔ مکرم صالح شبیبی صاحب (مربی سلسلہ عرب نژاد انڈونیشن

نمایاں کامیابی

○ پنجاب یونیورسٹی کے سالانہ کشتی رانی کے مقابلہ جات برائے سال 96-1995ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور انعام کی حقدار قرار پائی۔ یاد رہے کہ یہ ٹورنامنٹ جلو پارک کینال لاہور میں منعقد ہوا۔ اس کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ ٹورنامنٹ پنجاب یونیورسٹی کی صد سالہ تقریبات کا ایک حصہ تھا۔ کالج کی طرف سے ٹیم انچارج مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب تھے۔

درخواست دعا

○ مکرم اکبر شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ اچینی پایاں پشاور سخت علیل اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوف کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز محمد ناصر ابن مکرم منیر احمد صاحب کارکن الفضل کئی روز سے تیز بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب سے عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- ہجرت 1375 ھش — 22 - مئی 1996ء

مرد اور عورت - اختیارات

عورت اور مرد کے اختیارات میں کیا فرق ہے۔ مرد کا معاشرے میں کیا مقام ہے اور عورت کا کیا مقام ہونا چاہئے۔ چاردیواری کے اندر اور چاردیواری سے باہر عورت کیا کچھ کر سکتی ہے اور کیا کچھ کرنے کی اسے مرد اجازت دیتے ہیں یا کرنے سے اسے روکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو عام طور پر زیر بحث رہتی ہیں۔ عورتیں بھی اس پر بحث کرتی ہیں۔ اور مرد بھی اس موضوع کو زیر بحث لاتے ہیں۔ جب معاشرے میں دیکھا جاتا ہے تو بعض گھروں میں انتہائی امن و سکون ہے زندگی اس طرح بسر ہو رہی ہے گویا کوئی بات راہ کا روڑا بنتی ہی نہیں۔ اور بعض گھر ایسے ہیں کہ وہاں ذرا ذرا سی بات پر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہیں مرد کو شکوہ ہے کہیں عورت کو۔ اور سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کریں۔ آج کل اس بات کے متعلق بڑا چرچا ہے کہ عورت کو اس کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے لیکن جب حقوق کی بحث اٹھائی جاتی ہے تو زیادہ سے زیادہ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اسے گھر سے نکل کر ملازمت کی اجازت ہونی چاہئے۔

ان ساری باتوں پر ہمیشہ بحث ہوتی رہے گی۔ لیکن اگر ہم اس بات کا اعتراف کرلیں کہ جہاں تک گھر کے معاملات کا تعلق ہے وہاں تو مرد کی بات حاکمانہ تو نہیں لیکن مدبرانہ طور پر مانی جانی چاہئے۔ فیصلے تو گھر کے سب لوگ مل کر کریں لیکن کسی کی بات کو تو آخر آخری بات کہا جاسکے۔ لیکن ایسا ہونا صرف اس طرح ممکن ہے کہ مرد اپنے آپ کو مدبر ثابت کرے۔ متحمل مزاج ہو۔ سب کا خیال رکھے۔ اور اپنی بات منوانے کے لئے سختی اور درشتی پر نہ اتر آئے۔ اگر ایسا ہو تو گھر جنت کا ماحول بن سکتا ہے۔ اور اسی سے عورت کے دوسرے اختیارات کا بھی فیصلہ آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان تعلقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے عظمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔ مرد کی ان باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت، حلم، صبر اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا"

حضرت صاحب کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیئے ہم اپنے گھروں کے ماحول کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ عورت اور مرد کے اختیارات کی ساری بحثیں اس ماحول سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر یہ ماحول اچھا ہو تو بہتر فیصلے ہو سکتے ہیں اور ان کے بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے مرد کو امام بتایا ہے اسے چاہئے کہ وہ امام بن کر ان خوبیوں کا مظاہرہ کرے جن کا اس ارشاد میں بیان ہوا ہے۔ تقویٰ کو پیش نظر رکھے۔ سخاوت، حلم اور صبر کا نمونہ دکھائے۔ اور مغلوب الغضب نہ ہو، اگر ایسا ہو گا تو گھر کا ماحول خاصا بہتر ہو جائے گا۔ اور زندگی آسان بھی ہو گی۔ اور کامیاب بھی۔

غیر کے، اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا
میں بہت کمزور سا انسان ہوں، پیارے خدا!
مانگتا ہوں تجھ سے اور تو دے رہا ہے بے حساب
میرے ہر موئے بدن کے لب پہ ہے حمد و ثنا

ابو الاقبال

کَیں بن کے خواب خود اپنا وجود چھوڑ گیا
بدن کی ساری شکستہ حدود چھوڑ گیا

وہ بے نیاز تھا چپ چاپ چل دیا اُٹھ کر
ہمارے عشق کو محوِ سجود چھوڑ گیا

وہ جا چکا ہے مری سر زمین سے باہر
پر اس طرح سے کہ غم کے وفود چھوڑ گیا

گزر چکا ہے محبت کا تجربہ لیکن
مرے گمان پہ کیسا جمود چھوڑ گیا

وہ جس کے حسن نے قرضے معاف کر ڈالے
وہ میرے عشق پر کتنے ہی سود چھوڑ گیا

پھر ایک لمحہ مری زندگی سے یوں نکلا
کہ جاتے جاتے مجھے بے وجود چھوڑ گیا

وہ ایک غم مجھے شاعر بنا گیا آصف
مگر بیان پہ کیسی قیود چھوڑ گیا

آصف محمود باسط

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّوں کی حقیقت

خواتین کی محافل میں جنوں کی حقیقت پر ضرور سوال ہوتا ہے۔ ایک بہن نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے اس سلسلے میں سوال پوچھا۔ آپ نے فرمایا دونوں لفظ ہیں "واو" والا بھی ہے اور من والا بھی ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ موقف نہیں ہے کہ انسان کے علاوہ جن نام کی کوئی مخلوق نہیں ہے۔ یہ موقف بالکل نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا موقف یہ ہے کہ کلام الٰہی سے ثابت ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ جن کا لفظ الگ مخلوق پر بھی عائد ہوتا ہے اور انسانوں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ وہاں معنوی ہے اور دوسری جگہ حقیقی ہے۔ کیوں! مختصراً بتاتا ہوں۔ مثلاً آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہڈیوں سے استنجا نہ کرو۔ ہڈیاں جنّوں کی خوراک ہیں۔ اس زمانے میں تو بکٹیریا کا تصور بھی کوئی نہیں تھا۔ آج معلوم ہوا کہ ہڈیاں بکٹیریا کی خوراک ہیں۔ اور اس سے واقعتاً انجری (Injury) ہو جاتی ہے۔ یعنی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں تو آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کی خبر دی تھی جو مخفی ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک شکل بکٹیریا یعنی ایسی زندگی کی قسمیں جو آنکھ سے نظر نہیں آتیں جن کا لفظ ہر مخفی مخلوق کے لئے عربی میں بولا جاتا ہے اور عربی ڈکشنریاں اس کی بکثرت مثالیں دیتیں ہیں۔ مثلاً کلام الٰہی میں جان کا لفظ سانپ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

اور عربی میں بھی جن سانپ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ چھپ جاتا ہے۔ بلوں میں رہنے والی مخلوق ہے۔ جن کا لفظ پہاڑی قوموں کے لئے بھی کلام الٰہی میں استعمال ہوا ہے۔ جن کا لفظ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے میں بھی جو قومیں دی گئی تھیں ان کے لئے بھی کلام الٰہی نے استعمال فرمایا۔ حالانکہ ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اگر وہ جسمانی جن نہیں تھے روحانی جن تھے تو وہ زنجیروں میں نہیں جکڑے جاتے۔ دوسری جگہ اس کے شروع میں کلام الٰہی فرماتا ہے کہ وہ غوطے لگاتے تھے سمندر میں۔ تو اگر وہ آگ تھی تو آگ تو غوطے سے ختم ہو جاتی۔ تو کلام الٰہی میں جن کا لفظ متفرق جگہ مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً اے معشر الجنّ والانس تم اگر چاہتے ہو کہ تم آسمان اور زمین کی قطاروں سے نکل جاؤ تو نکل کر دکھاؤ۔ سلطان کے بغیر نہیں نکل سکوں گے۔ یہاں کیا معنی ہیں۔ جن جو دوسرے ہیں یعنی کوئی اور وجود ہے انسان کے علاوہ۔ ہمارے نزدیک وہ مخاطب ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ عربی محاورے سے ثابت ہے کہ جن بڑی قوموں کو بھی کہتے ہیں۔ غالب اور عظیم الشان لوگوں کو بھی بولا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات عوام الناس کے لئے عربی میں صرف ناس کا لفظ آتا ہے تو مخاطب یہاں اے بڑے لوگوں کے معشر اور اے چھوٹے لوگوں کے معشر یا اے Capita List طاقتوں کے نمائندو اور اے عوامی طاقتوں کے نمائندو۔ یہ ترجمہ اس کا سوفی صدر درست بیٹھتا ہے اور واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ کلام الٰہی کی یہ مراد تھی کیونکہ یہ کوشش اب شروع ہوئی ہے۔ آج کے زمانہ میں جبکہ دنیا عوامی طاقتوں اور کیپیٹلسٹ بورژوا طاقتوں میں بٹی ہے۔ تب یہ ہوئی ہیں۔ اور کلام الٰہی ان کو اکٹھا چیلنج کر رہا ہے۔ یہ ہم ترجمہ کرتے ہیں تشریحی........ الناس دو قسموں کے ہوں گے الناس میں سے جنّ اور الناس میں سے الناس یہ تو کلام الٰہی نے اتنا مضمون کھول دیا ہے کہ خود جو آپ نے جنّ کے لفظ کا مقابلہ کیا تھا کھول کر بیان فرما دیا۔ کہ جب ہم کہتے ہیں کہ والناس میں وہ وسوسہ پھونکے گا تو مراد یہ ہے کہ الناس کے دونوں گروہوں میں الناس میں سے بڑے لوگوں میں بھی اور الناس میں سے عوامی طاقتوں میں بھی مراد یہ تھی کہ آخری زمانہ میں ایسے فتنے پیدا ہونے والے ہیں جن فتنوں سے خدا سے متنفر کیا جائے گا۔ یہ بڑی کیپیٹلسٹ طاقتوں میں بھی فتنے سر نکالیں گے۔ اور دہریت کی طرف لے کر جائیں گے تو الناس کی تشریح من الجنّۃ والناس کہہ کر سارے مضمون کو کھول دیا۔ اگر کوئی احمدی خاتون کہتی ہے کہ انسان کے سوا جن کا کوئی وجود نہیں تو غلط کہتی ہے اگر وہ یہ کہتی ہے کہ وہ بھی ہو گا۔ لیکن جن انسانوں کے لئے بھی کلام الٰہی نے استعمال کیا ہے وہ درست کہتی ہے۔

مفید باتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے فرمایا:-

1- "جو آج (عبادت گزار) ہیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں (عبادت گزار) نہ بن جائیں جماعت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے میں ہر بالغ مرد اور عورت احمدی سے بڑی عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کی (عبادتوں) کی حالت کا سچ کی نظر سے جائزہ لیں۔ اس معاملہ میں میرے دل میں درد اور غم کی ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ 22- جولائی 1988ء)

2- "احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے سچ کی حفاظت کریں۔ اس پہلو سے بہت سے رخنے ہیں اور وہ بلند معیار جس کی توقع ایک احمدی سے کی جاتی ہے وہ احمدیوں میں نہیں ہے اگرچہ دوسروں کے مقابل پر بہت بہتر ہیں......

سچائی کے معیار کو بلند کرنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو بڑھتا رہتا ہے اور پھر نہایت بھیانک صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اور انسان کا خدا سے رشتہ کٹ جاتا ہے۔"

3- ابتلاء نے تم پر دعا کے دروازے کھول دئے۔ وہ گھر جو دعاؤں سے ناآشنا ہو چکے تھے وہ گھر بھی دعاؤں کی آماجگاہ بن گئے۔ وہ دل جو دعاؤں سے غافل تھے ان کی گہرائیوں سے بلکتی ہوئی۔ درد میں ڈوبی ہوئی دعائیں اٹھتی ہیں۔ وہ آنکھیں جو آنسوؤں سے ناآشنا تھیں وہ اس دور ابتلا نے ان آنکھوں کو آنسو بخشے ہیں۔ پس وہ قوم جس پر خدا کی رحمتوں کے دروازے کھول دئے گئے ہوں اگر وہ دنیا کی ادنیٰ فتوحات سے متاثر ہو کر ان کے سامنے جھکنے لگیں اور ان کے رعب کو قبول کرنے لگیں تو بڑے ہی بدقسمت لوگ ہوں گے۔

4- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کشتی میں بیٹھ کر اگر آپ اخلاق کی حفاظت کریں گے تو معاصی کا سیلاب آپ کو سربلندی اور عظمتیں عطا کرے گا۔ کیونکہ جتنا معاصی کا سیلاب بلند ہو گا اتنی ہی آپ کی اخلاقی عظمت نمایاں ہو کر دور دور سے دنیا کو دکھائی جانے لگے گی...... اگلی صدی میں داخل ہونے سے قبل ہمیں اپنے آپ کو صاف ستھرا کرنا چاہئے۔ اگر ہم نے اپنے بچوں کی تربیت اچھی کر دی اور ان کو خدا کے دین کی کشتی میں سوار کیا اور صاف ستھرا اور سجا کر اگلی صدی میں بھیجا تو ان کا فیض اور برکتیں مدتوں تک جاری رہیں گی۔

5- میں جماعت کو ابھی سے متنبہ کرتا چاہتا ہوں کہ جو بھی تبدیلی ہو اس کی وجہ سے اپنے کردار پر غلط اثر نہ پڑنے دیں۔ جو راہیں آپ نے متعین کر لی ہیں وہ سب سے اچھی راہیں ہیں۔ ان سے بہتر کوئی راہ نہیں ہے۔ بظاہر جن ذلتوں کو آپ پر وارد کیا گیا ہے وہ عزتوں کے مقام اور شرف کے مرتبے ہیں انہیں اپنی عزتیں سمجھیں اور انہی میں شرف کو ڈھونڈیں۔ اور ہرگز دنیاوی عزتوں کو کوئی اہمیت نہ دیں۔

> تمام بدیوں سے بچنے کی ایک راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہو۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

حضرت صاحب سے ملاقات میں احتیاطوں کا تذکرہ

کئی لوگ جن کے جھگڑے ہیں خاوندوں کے بیویوں سے، بیویوں کے خاوند سے خاندانوں کے آپس میں ملاقات کے وقت یہ بات چھیڑتے ہیں میں ان کو بار بار سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ ذاتی ملاقات کا وقت آپس میں محبت اور پیار کی کھلی کھلی باتیں کرنے کا وقت ہے۔ یہ جھگڑوں کا وقت نہیں ہے اس کے لئے الگ نظام مقرر ہے۔ لیکن وہ باز ہی نہیں آتے۔ زبردستی اپنے دل کا غیظ ابل کر میرے دل میں داخل کرنے کی۔ کئی دفعہ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ آخر میں ان کو کہتا ہوں کہ جو تم نقشے کھینچ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو تم نے بڑی جہالت کی ہے کہ وہاں جاکر تم کہتے ہو اتنا ذلیل خاندان ہے گیا گذرا ہے جو تم باتیں کرتے ہو یہ اتنی کمینی ہیں کہ پھر تم نے اپنی بیٹی کو پھینکا کیوں وہاں۔ یا اپنے خاوند یا اپنے بیٹے کو اس گھر کے سپرد کیا گیا۔ یہ ایک الزامی جواب ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں لو جی حضرت (امام جماعت احمدیہ الرابع) نے فرمایا ہے کہ بڑا ہی کمینہ خاندان ہے۔ بڑے ذلیل لوگ ان میں تم جاکر گرے کہاں (-) پہلے وہ زبردستی مجھ پر ایک بات ٹھونستے ہیں پھر اس کا منطقی طبعی نتیجہ نکال کے ان کے غلط انداز کو دکھانے کی خاطر ایک "تمثیلاً" بات کرتا ہوں۔ تو آگے پہنچاتے ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ یہ امانت کہاں رہی۔ اور وہ جو (امام جماعت سے) تعلق کے تقاضے ہیں ان کو کیسی ٹھوکر ماری گئی ہے اور جو بے تکلفی سے پیار کے خاندانی ماحول میں ان میں باتیں ہو رہی ہیں ان کو سمجھایا جا رہا ہے نہیں سمجھتے تو انہی کی منطق کو اٹھا کر ان کے سامنے کھڑا کیا جا رہا ہے اس کو غلط رنگ دے کر اگر جماعت میں پھیلا دیں۔ کتنے بد نتائج اس کے پیدا ہوں گے۔ بعض لوگ ان حوالوں کو لے کر قضاء تک پہنچتے ہیں۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ صدر مجلس قضا کا خط آیا کہ (حضرت صاحب) کے حوالے سے یہ بات کہی جا رہی ہے ثابت ہوتا ہے کہ فلاں شخص اپنے جھگڑے میں "لازماً" غلط ہے۔ میں نے کہا کہ جس نے کہا ہے وہ "لازماً" غلط ہے کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ بات ہوئی ہے اور قضاء کے اصول کے تابع میں ہرگز کوئی فیصلہ قضاء کے معاملے میں دے سکتا ہوں نہ دیتا ہوں کبھی۔ جس نے منزل بہ منزل ترقی کر کے آخر میرے سامنے اپیل کے طور پر پہنچنا ہے جب میں آخری قاضی ہوں تو پہلی منزل پر اور یکطرفہ فیصلہ دے کیسے سکتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو اتنی سی سمجھ نہیں کہ یہ ناممکن ہے آپ کو رد کر دینا چاہئے۔ اور اصول بنا لیں اور سب ججوں کو ہدایت کر دیں کہ اگر میرا حوالہ دیا گیا قضائی معاملے میں تو یا وہ جھوٹ بول رہا ہے یا وہ سمجھا نہیں۔ اور خواہ سمجھا نہ ہو خواہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ہر دو صورت میں ایسی باتوں کو قضا میں ایک دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

پس یہ دیکھیں جہاں امانتوں میں خیانتیں ہوتی ہیں جہاں غیبتوں پر جرائتیں ہوتی ہیں تو بات کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت باریک نظر سے ان باتوں کو سمجھے گی اور آئندہ اپنے کردار کی حفاظت کرے گی کیونکہ ہم سب دنیا پر (-) (نگران) بنائے گئے ہیں۔ تمام دنیا کے کردار کی ہم نے حفاظت کرنی ہے اسے اعلیٰ قدروں تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

زبیدہ بیگم

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب آف جہلم

میرے بزرگ اباجی نہایت ہی متقی پرہیزگار مہمان نواز اور دعاگو بزرگ تھے۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کے خاندان سے بہت محبت تھی۔

میرے اباجی کو اپنے والد صاحب مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاص رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اور ان کا نمبر 190 ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ خدمت دین میں گزارا۔ وفات تک آپ امیر جماعت ضلع جہلم کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

سب سے پہلے میں اپنے اباجی کے بچپن کا واقعہ انہی کی زبانی بیان کرتی ہوں۔ اباجی فرمانے لگے کہ میری عمر تقریباً 8 یا 9 سال ہو گی جب والدہ صاحبہ مجھے ہمراہ لے کر قادیان گئیں۔ میرے ہاتھوں میں خالص گھی سے پکی ہوئی میٹھی روٹیاں رومال میں بندھی ہوئی تھیں۔ جو کہ والدہ صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ کے لئے پکائی تھیں۔ میری والدہ صاحبہ پردہ کی بہت پابند تھیں۔

جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت بانی سلسلہ بیت الحمد کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ ان کے پاس چند بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ کچھ فاصلہ پر کھڑی تھیں اور مجھے حضرت بانی سلسلہ کے پاس بھیجا ابھی میں قریب نہ پہنچا تھا۔ کہ دور سے دیکھتے ہی انہوں نے فرمایا۔ یہ مولوی برہان الدین صاحب کا بیٹا آیا ہے۔ میں نے قریب جاکر والدہ صاحبہ کی ہدایت کے مطابق بلند آواز سے سلام کہا اور کہا کہ میرے ساتھ میری والدہ آئی ہیں۔ تین ماہ سے والد صاحب کا کچھ پتہ نہیں کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ آجکل سیالکوٹ میں ہیں۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ پھر میں اور میری والدہ ایک خادم کے ہمراہ اندر کمرے میں گئے۔ حضرت اماں جان نے بہت پیار و محبت سے ہمیں اپنے پاس بیٹھایا اور خاطر تواضع کی۔

اباجی کی زبانی ایک واقعہ بیان کرتی ہوں۔ مجھے بتایا۔ کہ میرے والد صاحب مولوی برہان الدین صاحب بہت نڈر انسان تھے۔ سچی گواہی دینے سے کبھی دریغ نہ کرتے۔ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے۔

ایک دفعہ جہلم شہر کا ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ان دنوں ڈاکٹر کم ہوتے تھے۔ اکثر لوگ حکیموں کو بلاتے تھے۔ میرے والد صاحب کو لوگ بلا کر لے گئے۔ آپ نے دیکھتے ہی کہا۔ یہ آدمی ہیضہ سے ہرگز فوت نہیں ہوا۔ اسے کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ کمرے میں ایک خاص قسم کے زہر کی بو آ رہی تھی۔ پھر اس شخص کی نشان دہی کی جس نے زہر دیا تھا۔ جب اس آدمی کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ تو اس زہر کا پتہ چلا۔ بعد میں زہر دینے والا شخص پکڑا گیا۔ جس کی نشان دہی کی تھی۔ لوگوں نے والد صاحب کو آکر کہا آپ نے اس شخص کے خلاف گواہی دی ہے۔ وہ بہت سخت ہے۔ کہہ رہا ہے۔ جب میں قید سے چھوٹ کر آؤں گا۔ تو مولوی برہان الدین کی خبر لوں گا۔ آپ نے سن کر فرمایا۔ کہ قید سے چھوٹ کر آئے گا۔ تو خبر لے گا۔ چند دنوں کے بعد فیصلہ ہو گیا اور اس شخص کو پھانسی کی سزا ہو گئی۔ (ان دنوں انگریزوں کی حکومت تھی۔ مقدمات کا فیصلہ جلد ہو جایا کرتا تھا)

ملک کرم دین صاحب اباجی کے پاس جماعتی خط و کتابت کے لئے جماعت کی طرف سے کلرک کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اب گھر کا سودا سلف بھی وہی لاتے تھے۔ انہی دنوں ایک دن کا واقعہ ہے۔ غالباً منگل یا بدھ کا دن تھا۔ بات چلی کہ آج کیا پکایا جائے۔ میری بھاوجہ کہنے لگی۔ اباجی آج ہم آپ کو دال کھلائیں گے۔ اباجی فرمانے لگے۔ اگر اللہ کا بندہ گوشت کھانا چاہے تو تم دال کیسے کھلاؤ گی۔ کہنے لگی۔ آج تو گوشت کا دن نہیں ہے۔ دال کی باری ہے۔ ملک صاحب بھی کہنے لگے۔ مولوی صاحب میں گوشت کیسے لاؤں آج تو گوشت کا ناغہ ہے۔ ابھی یہ تکرار ہو رہی تھی۔ کہ دروازہ کھٹکا۔ ابا جی نے اندر بلایا۔ سیٹھی فضل الحق صاحب کا بیٹا ہاتھوں میں کدو اور گوشت پکڑے ہوئے آیا۔ کہنے لگا مولوی صاحب مجھے امی جی نے بھیجا ہے۔ ہم نے گھر میں سبزی لگائی ہے۔ یہ کدو ہمارے گھر کے ہیں۔ امی جی کہنے لگیں کدو کے ساتھ گوشت بھی لے جاؤ۔ (بعد میں مجھے پتہ چلا ہے۔ کہ وہ سیٹھی فضل الحق صاحب کا لڑکا سیٹھی ضیاء الحق تھا۔ جو کہ آجکل ہمارے امیر جماعت جہلم شہر ہیں) اس کے جانے کے بعد اباجی نے میری بھاوجہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ رضیہ! یہ لو گوشت۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ گوشت کھانا چاہے تو تم دال کیسے کھلا سکتی ہو۔ میری بھاوجہ مسکرانے لگی اور کہنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے اباجی کی بہت جلدی سن لی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحق صاحب ان دنوں جہلم سول ہسپتال میں بحیثیت ڈاکٹر کام کر رہے تھے۔ اباجی کے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے۔ مولوی صاحب بکرے کے پایوں کا شوربہ استعمال کیا کریں۔ یہ آپ کے لئے بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد اباجی مجھے کہنے لگے ملک صاحب کو کہیں گے بکرے کے تازہ پایے صاف کروا کر لائیں۔ تاکہ تمہیں صاف نہ کرنے پڑیں۔ میں نے کہا اباجی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ میں بہت اچھی طرح صاف کر لیتی ہوں۔ ابھی باپ بیٹی میں باتیں ہو رہی تھیں اور موضوع بکرے کے پایے تھا۔ کہ اتنے میں دروازہ کھٹکا۔ سخت گرمیوں کے دن تھے دوپہر کے تقریباً 12 بجے کا وقت تھا۔ برقعہ پہنے ہاتھوں میں برتن میں کچھ ڈھانپا ہوا۔ جماعت کی ایک خاتون اندر داخل ہوئی۔ وہ مولوی محی الدین صاحب کی بیٹی رضیہ تھی۔

اباجی فرمانے لگے۔ بیٹی!! اتنی سخت گرمی میں دوپہر کے وقت کیوں آئی ہو۔ کہنے لگی۔ مولوی صاحب اماں جی صبح سے آپ کے لئے بکرے کے پایے صاف کر رہی تھیں۔ کہہ رہی تھیں۔ یہ مولوی صاحب کے لئے بہت اچھے ہیں۔ ابھی جاکر دے آؤ تاکہ ابھی پکا لیں۔

ایک دن سرائے عالمگیر سے چوہدری عبدالقیوم صاحب کی اہلیہ حفیظ بیگم جو وہاں کی صدر رہیں۔ اور چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔ اباجی کے پاس دعا کی غرض سے آئیں۔ کہنے لگیں۔ مولوی صاحب میرے بچوں نے امتحان دیا ہے۔ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیابی عطا کرے۔ اور نیک بنائے۔ ان کے جانے کے بعد ایک بزرگ تشریف لائے۔ اباجی نے انہیں بھی حفیظ بیگم کے بچوں کے امتحان میں کامیاب ہونے اور نیک ہونے کے لئے دعا کے لئے کہا۔ پھر فرمایا جب دو چھریاں مل کر تیز کی جاتی ہیں۔ تو جلدی تیز ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب دو مل کر دعا کریں تو اللہ تعالیٰ جلدی سن لیتا ہے۔ پھر مجھے بھی کہنے لگے۔ تم بھی دعا کرنا۔ نتیجہ تو تم نے ہی سننا ہے۔

مجھے جب بھی کبھی کوئی زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ تو اکثر مجھے اباجی خواب میں نظر آتے ہیں جس سے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔ اور پریشانی بھی جلدی دور ہو جاتی ہے۔

ایک واقعہ بیان کرتی ہوں۔

کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ ہے۔ میں اپنی چھوٹی بیٹی اور داماد کے ہمراہ ڈسکہ ہسپتال میں آنکھ کا آپریشن کروانے گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے آنکھ ٹھیک بن گئی۔ جس دن ہسپتال سے چھٹی ملی۔ اور صبح گوجرانوالہ بیٹی کے گھر جانے کی تیاری ہو گئی۔ میں سخت پریشان تھی۔ کہ ابھی چند دن ہوئے آنکھ بنی ہے۔ بس یا ویگن میں گوجرانوالہ جانا ہے۔ کہیں راستے میں ٹھوکر لگنے سے آنکھ کو کوئی تکلیف نہ ہو جائے۔ قریب سے پرائیویٹ کار وغیرہ ملنے کی کوئی سہولت نہ تھی۔

اس فکر میں ڈوبی ہوئی میں بیٹی کے ہمراہ غسل خانہ میں گئی۔ غسل خانہ میں نل کے پاس جاکر بیٹھی۔ تو نل کے قریب مجھے یکدم پگڑی باندھے ہوئے اباجی کا نہایت صاف چہرہ دکھائی دیتا۔ میں نے بغور چہرہ کو دیکھا۔ اور حیران ہو گئی۔ لمحہ بھر کے لئے میری عجیب حالت ہوئی۔ پھر دوسرے لمحے ہی چہرہ غائب ہو گیا۔ چہرہ دیکھنے کے بعد میرے دل کو کچھ سکون ملا۔

جب تھوڑی دیر کے بعد میں اپنی بیٹی اور داماد کے ہمراہ ہسپتال کے گیٹ سے نکل کر باہر آئی۔ اسی وقت ہمارے سامنے ایک سمت سے ایک چھوٹی سی سفید کار تیزی سے آکر کچھ فاصلے پر رک گئی۔ کار میں سوائے ڈرائیور کے اور کوئی نہ تھا۔ میرے داماد خالی کار دیکھ کر تیزی سے ڈرائیور کے پاس گئے۔ پوچھا کیا آپ ہمیں بٹھائیں گے۔ ڈرائیور کہنے لگا۔ جی ہاں میں ابھی لاہور سے سواری ہسپتال لے کر آیا ہوں۔

میرے داماد نے اسے گوجرانوالہ جانے کو کہا۔ وہ بلا چون و چرا جانے کے لئے رضامند ہو گیا۔ پھر نہایت آرام سے ہمیں گوجرانوالہ لایا اور گلشن کالونی میری بیٹی کے گھر کے گیٹ کے بالکل سامنے اتار دیا۔ میں اس غیبی مدد سے خدا کا لاکھ لاکھ شکر بجالائی۔

ایک ایمان افروز واقعہ اباجی کی زبانی بیان کرتی ہوں مجھے بتایا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد جبکہ میری عمر تقریباً 10 سال 11 سال ہو گی۔ والدہ صاحبہ نے مجھے خادم کے ہمراہ اپنے گاؤں بوریاں والا لالہ جی کے پاس زمین کے دانے لینے کے لئے بھیجا۔ والدہ صاحبہ نے مجھے میٹھی روٹیاں بھی پکا کر دیں کہ لالہ جی کو دینا۔ جب میں خادم کے ہمراہ گاؤں لالہ جی کے پاس پہنچا۔ انہیں میٹھی روٹیاں دیں۔ اور کہا۔ والدہ صاحبہ نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ ابھی تک ہمیں دانے نہیں پہنچے۔ میں دانے لینے آیا ہوں۔ لالہ جی نے روٹیاں تو رکھ لیں۔ اور مجھے کہا تمہارا مذہب اور ہے۔ تم جاکر اپنے قادیان والے مرزا سے دانے لو۔ دانے نہیں ملیں گے۔ چلے جاؤ میں اسی وقت خادم کے ہمراہ بہت اداس پریشان لوٹا۔ ان دنوں گاؤں سے باہر آنے کے لئے لوگ گھوڑیوں پر آتے جاتے تھے۔ گھوڑی کا تو کوئی انتظام نہ تھا۔ میں خادم کے ہمراہ پیدل ہی چل پڑا۔ راستے میں روتا آیا چلتے چلتے پاؤں سوج گئے۔ بہت تھک کر ہم بیت الحمد جہلم پہنچے میں تو بیت الحمد میں بیٹھ گیا۔ اور خادم نے بیت الحمد کے ساتھ کھلنے والا ہمارے گھر کا دروازہ کھول کر والدہ صاحبہ کو خبر دی۔ ہم آگئے ہیں۔ عبدل بیت الحمد میں بیٹھا ہے۔ (مجھے بچپن میں سب عبدل کہتے تھے) والدہ صاحبہ نے اندر بلا لیا۔ میں نے بتایا لالہ جی نے روٹیاں رکھ لی ہیں۔ اور کہا ہے۔ تمہارا مذہب اور ہے۔ اپنے قادیان والے مرزا سے جاکر دانے لو۔ والدہ صاحبہ نے مجھے تسلی دی کہا کوئی بات نہیں دانے ہمیں مل جائیں گے۔

دوسرے دن صبح سویرے بوریاں والا گاؤں سے نائی آیا پیغام دیا۔ رات اچانک بڑے مولوی صاحب (لالہ جی) وفات پا گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ اسی وقت مجھے اور خادم کو ہمراہ لے کر گاؤں بوریاں والا افسوس کے لئے پہنچیں۔ ہمارے جانے کے بعد لالہ جی کو دفنایا گیا۔ دوسرے دن پٹواری نے آکر کہا۔ اپنے دانے لے جائیں۔ جب ہم گھر آئے تو پیچھے اونٹوں پر لاد کر ہمارے حصے کے دانے بھی مزارع لے آئے۔ پھر تا زندگی دانے باقاعدگی سے آتے رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

مہمان نوازی

صحرائی عرب معاشرہ میں مہمان نوازی کو بہت بڑی خوبی اور شرافت ونجابت کی علامت سمجھا جاتا تھا عرب اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ان کے قبیلہ کی آگ ہمیشہ جلتی رہتی ہے اور کوئی مہمان کہیں سے بھی آجائے اس کی حفاظت اور ہر طرح کی خبرگیری اس آئین فطرت میں شامل تھی جو کاغذ قلم سے تو محروم تھا لیکن عمل سے کبھی محروم نہ رہا۔ عربوں کی مہمان نوازی کا تو یہ حال تھا کہ اگر کسی عرب سردار کے بیٹے کا قاتل سردار کی لاعلمی میں اس کا مہمان بن جاتا تو قصاص وبدلہ کی روایت کو انتہا تک پہنچانے والے بھی قاتل مہمان کو اکرام سے ہی رخصت کرتے۔ ایک ایسی ہی روایت کے مطابق عرب کے ایک مشہور سردار (جو اپنی سخاوت و مہمان نوازی کی وجہ سے افسانوی شہرت کے حامل تھے) کے پاس ایک دوسرے سردار نے یہ جان کر کہ انہیں اپنا گھوڑا بہت ہی عزیز ہے بعض لوگوں کو ان کے ہاں بھجوایا کہ وہ ان سے یہ گھوڑا مانگ کر اس کی سخاوت کا امتحان کریں کہتے ہیں کہ جب یہ مہمان اس عظیم سخی سردار کے ہاں پہنچے تو اس وقت اتفاق سے مہمان نوازی کا معمول کے مطابق کوئی انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ عرب سردار نے کوئی اور انتظام نہ ہوتے دیکھ کر اپنے عزیز از جان گھوڑے کو ذبح کروا کے اپنی مہمان نوازی کی روایت کو قائم رکھا۔ صبح جب مہمانوں سے ان کی آمد کا مقصد معلوم کیا گیا تو سردار کو بہت افسوس ہوا اور اس نے کہا کہ کاش آپ لوگ آتے ہی اپنے مقصد سے مطلع کر دیتے کیونکہ میں نے تو وہی گھوڑا جو یقیناً مجھے بہت ہی عزیز تھا آپ کی خاطر مدارات کے لئے پہلے ہی استعمال کر لیا ہے۔

قرآن مجید نے عربوں کی اس روایتی خوبی اور حسن کو چار چاند لگا دیئے۔ حضور ﷺ کا اپنا اسوہ حسنہ مہمان نوازی کی روایات کو آگے بڑھانے کا سبب بنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس خلق عظیم کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے ایک پرانی کہانی کا سہارا لیا اور حضرت اماں جان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کہتے ہیں کہ کسی جنگل میں ایک مسافر کو رات آگئی وہ بھوکا تو تھا ہی مگر کھانے کو کچھ نہ پا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر آگ جلا کر سینکنے لگا۔ اس درخت پر پرندوں کا گھونسلہ تھا ان پرندوں نے ایک بھوکے مسافر کو درخت کے نیچے تھکا ہارا بیٹھا دیکھا تو آپس میں مشورہ کر کے اس مہمان کی مہمان نوازی کے لئے خود کو آگ میں گرا دیا اور مہمان نے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہوئے اپنی بھوک دور کر لی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں جو خوش نصیب آپ کی زیارت وملاقات سے شرف یاب ہوتے تھے وہ اپنی اپنی طبیعت کے مطابق آپ کی کسی خوبی یا خصوصیت سے متاثر ہوتے مگر ایک بات جو سب زائرین یقینی اور واضح طور پر محسوس کرتے وہ آپ کی کمال مہمان نوازی تھی۔ مہمان کی آمد پر حسب موقع وضرورت اپنی چارپائی۔ اپنا بستر۔ اپنا کھانا مہمان کو کھلا دینا آپ کا پسندیدہ طریق تھا بعض اوقات تو یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ مہمان چارپائی اور بستر پر آرام کر رہے ہیں اور آپ نیچے چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ یہی نہیں بعض ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ مہمان آرام کر رہے ہیں اور آپ پاس بیٹھے پنکھا کر رہے ہیں مبادا کہ مہمان کے آرام میں گرمی یا مچھر و مکھی کی وجہ سے خلل پیدا ہو۔

ہماری تاریخ کا یہ نمایاں امر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے زندگی بھر مہمان نوازی کا شعبہ اپنے پاس ہی رکھا حالانکہ صورت حال یہ تھی کہ ایک دفعہ تو مہمانوں کی آمد پر آپ نے اپنی بیگم کے زیور تک فروخت کر کے مہمان نوازی کے لوازم کا اہتمام فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم نے ظاہری اسباب کی حد تک یہ قدم اٹھایا ہے آگے جس کے مہمان ہیں وہ خود ہی جیسے چاہے گا اسباب مہیا فرمائے گا۔ جماعت کا ہر فرد اور انصاف پسند غیر از جماعت بھی اس امر کے گواہ ہیں کہ دارالضیافت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی ترقی پر رہا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے ایک عربی شعر میں جو ارشاد فرمایا تھا کہ کبھی دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے میرے حصہ میں آتے تھے اور اب کئی خاندانوں کو میری وجہ سے کھانا مل رہا ہے تو یہ ایک ایسی صداقت ہے جس پر تمام وہ خاندان جو دنیا بھر میں احمدیہ مہمان نوازی سے مستفید ہو رہے ہیں شاہد ناطق ہیں۔ (غیر از جماعت خاندانوں کے خاندان جس جس رنگ میں استفادہ کر رہے ہیں اس کی تفصیل کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے)

حضرت مولانا نورالدین کی سیر چشمی اور توکل کا مقام بہت ہی بلند اور ارفع تھا آپ نے ہمیشہ ہی اپنی آمدنی پر مستحقین کا حق سمجھا اور اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دی اور جو ملا خدا کی راہ میں دے کر سکون ودلجمعی کی لازوال دولت سے مالا مال رہے۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت ثانی کو مہمان نوازی کا خلق عظیم ورثہ میں ملا تھا۔ قادیان اور گرد و نواح کے لوگ اپنی طبی ضروریات ہمیشہ اس خاندان کے ذریعہ پوری کرتے رہے اور جب تک حضرت مولانا نورالدین کا مطب اور الگ ہسپتال قائم نہیں ہوا۔ مریضوں کی آماجگاہ یہی خاندان تھا۔ دارالضیافت کا انتظام تو باقی شعبوں کی طرح پہلے سے زیادہ بہتر ہوا مگر آپ ہمیشہ جماعت کو انفرادی طور پر بھی مہمان نوازی کی طرف توجہ دلاتے رہے اور آپ کا اپنا نمونہ بھی قابل رشک تھا۔ سرحد اور حیدر آباد کے بعض خاندانوں سے آپ کے خاندانی مراسم تھے۔ ان خاندانوں کے افراد قادیان آتے تو حضرت صاحب کے ذاتی مہمان سمجھے جاتے۔ جلسہ سالانہ پر جماعتی انتظام کے تحت ہزاروں مہمان عزت واحترام کے ساتھ ٹھہرائے جاتے اور ان کے قیام وطعام کا انتظام ہوتا مگر ان دنوں میں حضرت صاحب کے گھروں میں بھی مہمان خانہ کا ہی نظارہ ہوتا۔ حضرت امّ طاہر کی بیماری اور وفات کے حالات میں اس امر کا ذکر پایا جاتا ہے کہ آپ کی بیماری میں اضافہ کا ایک ظاہری اور نمایاں سبب یہ بھی تھا کہ وہ مہمان نوازی اور گھر کے خدام کو اپنے ہاتھوں سے سحری تیار کر کے روزے رکھواتی تھیں اور اس وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اس ایک مثال سے ہی پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کے گھروں میں اس نیکی کے کام کی طرف کتنی توجہ تھی۔ جیسا کہ ذکر آچکا ہے دارالضیافت اور انتظام جلسہ سالانہ تو ہمیشہ ہی اس کی سرانجام دہی میں مصروف رہتا تھا مگر خود حضرت صاحب بھی ذاتی طور پر پیش پیش ہوتے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ نے ایک سال مد مہمان نوازی میں کچھ رقم پیش کی تو اگلے سال آپ نے فرمایا "ایک مد ایسی ہے جس کے متعلق میں چاہتا ہوں کہ اسے اڑا دوں...... وہ مہمان نوازی کی مد ہے۔ مد ہے تو ضروری لیکن میں سمجھتا ہوں اگر کسی شخص کو توفیق حاصل ہو تو...... کسی قسم کا روپیہ وصول کرنا طبیعت پر گراں گزرتا ہے..... میرے لئے اس کا لینا بہت گراں گزرتا ہے..... اس مد کو نکال دیا جائے" دنیا کے مختلف ممالک میں جلسہ سالانہ کا انعقاد اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ربوہ سے باہر رہنے کی وجہ سے اس عظیم الشان کام میں جو وسعت پیدا ہوئی ہے اس کو بیان کرنے کے لئے الگ مضمون بلکہ کتاب کی ضرورت ہے۔ اللہ اس نیکی کو ہم میں ہمیشہ قائم رکھے۔

قائد اعظم کی زندگی پر ایک نظر

25- دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم 1882ء سے 1886 تک کراچی میں اور 1886ء سے 1891ء تک بمبئی میں پائی۔ 1891ء میں واپس کراچی آئے۔

1892ء میں انگلستان کا سفر کیا۔ وہاں 93ء اور 94ء کے درمیانی عرصہ میں جرنل ازم سے لگاؤ پیدا ہوا۔ اسی عرصے میں لارڈ مارلے سے بھی کچھ اثر قبول کیا۔ ساتھ میں دادا بھائی نوروجی سے بھی متاثر ہو رہے تھے اسی زمانہ میں کچھ اداکاری کا تجربہ بھی حاصل کیا۔

1896ء میں کراچی واپس آئے۔ 1897ء میں بمبئی پہنچے۔ وہاں 1900ء تک وکالت کرتے رہے۔ 1900ء میں عارضی پریسیڈنسی مجسٹریٹ بنے۔ 1907ء میں مقدمہ کاکس لڑا۔ 1908ء میں سیاست میں قدم رکھا اس سال کانگرس کا پہلا اجلاس ہوا تھا اسی سال وہ دادا بھائی نوروجی کے سیکرٹری بنے۔ اور کانگرس میں شامل ہوئے۔

1910ء میں امپیریل لیجلسلٹیو کونسل کے لئے چنے گئے 1912ء میں انہوں نے مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اگرچہ ابھی وہ مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوئے تھے 1913ء میں وہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے لئے پھر منتخب ہوئے۔ وہاں انہوں نے کریمنل لاء ترمیمی بل پر تقریر کی۔ مسلمان وقف ویلڈنگ بل پیش کیا۔ اس پر تقریر کی اور وائسرائے نے اسے منظور کر لیا۔ اسی سال ان کے گوکھلے سے روابط بڑھے دونوں مل کر انگلستان گئے وہاں قائد اعظم نے لندن انڈین ایسوسی ایشن کے اجتماع میں تقریر کی۔ اسی سال انہوں نے کراچی میں کانگرس کے جلسہ میں تقریر کی۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔

1914ء میں کانگرس کے وفد کے قائد بن کر انگلستان گئے۔ کونسل آف انڈیا پر تقریر کی۔

1915ء میں بمبئی مسلم سٹوڈنٹس یونین کے جلسہ میں تقریر کی۔ مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے اور کانگرس سے اس کی حمایت کرائی۔

1916ء میں قائد اعظم پھر امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر چنے گئے۔ احمد آباد میں جداگانہ انتخابات کے مسئلہ پر تقریر کی۔ میثاق لکھنؤ بھی اسی سال ہوا۔

1917ء میں بمبئی ہوم رول لیگ کے صدر بنے۔ ڈاکٹر بسنٹ کے خلاف احتجاج کیا۔

1918ء میں رتن بائی سے نسبت پھر شادی ہوئی۔ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ والے منشور پر دستخط کئے۔ لارڈ لنگٹن کے نقطہ نظر پر اعتراضات کئے۔ پھر لارڈ ولنگٹن کے خلاف ایک مظاہرہ ہوا۔ جس کی انہوں نے قیادت کی اس کارنامہ پر ان کے نام پر بمبئی کا جناح ہال بنا۔

1919ء میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔ گھر میں بیٹی پیدا ہوئی۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کے خلاف گیارہ روزہ ہڑتال

مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کے خلاف کشمیر کا بچہ بچہ متحد ہے۔ کشمیر کے سول ملازمین نے الیکشن ڈیوٹی ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ دوسرے صوبوں سے الیکشن ڈیوٹی کے لئے افراد بلانے پڑے ہیں۔ کشمیریوں کی ہر قابل ذکر سیاسی جماعت' چاہے وہ مجاہدین میں شامل ہے یا نہیں۔ الیکشن کا بائیکاٹ کر چکی ہے۔ اب مقبوضہ کشمیر میں یہ انتخابی ڈرامہ رچانے کے خلاف مختلف مجاہد تنظیموں کی کال پر گیارہ روزہ ہڑتال کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ جبکہ شیعہ لیڈروں نے بھی انتخابات کے بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ محرم الحرام کے سلسلے میں ہونے والی مجالس عزاء اور تعزیتی جلوس بھی احتجاجاً منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے ادھر بھارتی فوج الیکشن کو ہر صورت میں قانونی حیثیت دینے کے لئے وادی کے لوگوں کو دھمکیاں دے رہی ہے۔ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے شیعہ لیڈر مولوی عباس انصاری نے کہا کہ ہم مقبوضہ کشمیر میں 27۔ اور 30۔ مئی کو ہونے والے غیر قانونی انتخابات کا بائیکاٹ کریں گے۔ اور اس سلسلے میں محرم کے دوران تعزیتی جلوس اور مجالس بھی منعقد نہیں کریں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابی مہم کے خلاف کل جماعتی حریت کانفرنس نے چار روزہ ہڑتال کا اعلان کیا تھا جبکہ مجاہد تنظیموں نے 20۔ اور 30۔ مئی تک ہڑتال کرنے کی کال دی ہے۔ تاکہ عالمی برادری کو بھارت کے نام نہاد منصوبے کے خلاف رد عمل ظاہر کر کے بتایا جا سکے کہ کشمیری عوام انتخابات کے لئے نہیں حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہڑتال کے موقع پر تمام کاروباری سرکاری و نیم سرکاری ادارے اور ٹرانسپورٹ بند رہے گی جبکہ تعلیمی ادارے بینک اور دوسرے سرکاری ادارے ملازمین کی ہڑتال کی وجہ سے پہلے ہی بند پڑے ہوئے ہیں۔ مجاہدین کی جانب سے انتخابی عمل کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائیوں کے اعلان کے بعد بھارتی فوج نے عملاً وادی کشمیر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا ہے اور رات کے وقت گھروں پر چھاپے مار کر نوجوانوں کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ پوری وادی میں ہر چار کلومیٹر کے فاصلے پر فوجی کیمپ قائم کئے گئے ہیں۔ لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر گھنٹوں تک کھلے میدان میں کھڑا رکھ کر فوجی افسران الیکشن کے فوائد سے آگاہ کرتے ہیں۔ فوجی افسران دھمکی دے رہے ہیں کہ پولنگ کے روز جو کشمیری ووٹ ڈالنے نہ آیا اس کے گھر اور کاروبار کو خاکستر کر دیں گے اور ہڑتال کرنے کی صورت میں بستی کی بستی جلا دیں گے۔ مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں نے کشمیری عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ہڑتال کو کامیاب کر کے ثابت کر دیں کہ وہ بھارت سے آزادی چاہتے ہیں اور الیکشن کے نام پر کسی فراڈ کو قبول نہیں کریں گے۔

برطانیہ میں مقیم کشمیریوں نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابی ڈرامے اور حالیہ شہادتوں کے خلاف گزشتہ روز بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور کئی گھنٹے تک دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔ پولیس کی بڑی تعداد نے اس موقعہ پر کمیشن کا گھیراؤ کر رکھا تھا۔ مظاہرین الیکشن کی بجائے رائے شماری کا مطالبہ کر رہے تھے۔

ooo

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30606 میں ناصر احمد خان ولد عبدالمالک خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1200$ C ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد خان 14 کارنر سٹریٹ کینال پارک گلبرگ لاہور حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر 10275 گواہ شد نمبر2 فیصل جے کینیڈا۔

مسل نمبر 30607 میں مبشرہ خان زوجہ ناصر احمد خان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 30 بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر۔ 40000. روپے بذمہ خاوند اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے تیرہ تولہ مالیتی۔/2430 کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ۔/210 ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس از گورنمنٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ خان کینیڈا گواہ شد نمبر1 ناصر احمد خان خاوند موصیہ مسل نمبر 30606 گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 30608 میں فردوس بشارت زوجہ بشارت احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر سوا55 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 104 ماڈل ٹاؤن لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے 15 تولہ مالیتی۔/C$2790 اس وقت مجھے مبلغ۔/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فردوس بشارت کینیڈا گواہ شد نمبر1 بشارت احمد خاوند موصیہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید وصیت نمبر 20366۔

بقیہ صفحہ 5

1920ء میں ہوم رول لیگ اور کانگرس سے استعفیٰ دے دیا گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون پر بیان جاری کیا۔

1923ء میں مرکزی قانون ساز اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔

1924ء میں گاندھی جی کے مسلمانوں سے اشتراک عمل پر رضامند نہ ہونے کے متعلق بیان جاری کیا۔

1926ء میں وہ پھر مرکزی قانون ساز اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔

1928ء میں نہرو رپورٹ پر بیان دیا آل پارٹیز کانفرنس میں ان کے مطالبات رد کئے گئے۔ اہلیہ سے علیحدگی اختیار کر کے لندن چلے گئے۔

1929ء میں اہلیہ کا انتقال ہوا۔ رمزے میکڈانلڈ کو ایک خط لکھا جس میں ایک کانفرنس کی تجویز پیش کی گئی۔

1930ء میں پہلی گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے۔

پنجاب نے انہیں بڑی مبارک باد دی۔ اسی سال وہ مسلم لیگ کے مرکزی انتخابی بورڈ کے صدر رہوئے۔

1937ء میں اجلاس لکھنؤ میں انہوں نے اعلان کیا کہ ہندوؤں سے اتحاد ممکن نہیں ہے گاندھی جی سے خط و کتابت کی۔

1938ء میں پنڈت نہرو سے خطابت کتابت ہوئی فلسطینی عربوں کے ساتھ انگریزوں کے برتاؤ پر اعتراض کیا۔ علامہ اقبال نے انہیں آخری خط لکھا۔

1939ء میں کانگرسی حکومت سے نجات کا دن منانے کی تحریک۔ الہ آباد یونیورسٹی میں تقریر کی۔

1940ء میں سرگرنتھ کو اپنا دو قومی نظریہ سمجھایا۔ لاہور میں زخمی خاکساروں سے ملاقات کی۔

قرارداد پاکستان مسلم لیگ سے منظوری کرائی اور اس کے بعد قائداعظم کا خطاب قوم سے پایا۔ جنگ میں مسلمانوں کی حمایت کی شرائط پیش کیں۔

1942ء میں کرپس مشن سے اظہار ناامیدی کیا۔ انہیں ہلاک کرنے کی کوشش ہوئی۔ 1944ء میں گاندھی جی سے خط و کتابت ہوئی اور علالت کا آغاز ہوا۔ 1946ء میں انتخابات میں مسلم لیگ کامیاب ہوئی کیبنٹ کی گروپنگ کی حمایت کی۔ لارڈ ویول سے گفت و شنید ہوئی۔ راست اقدام' کا اعلان کیا۔ مسلم لیگ کو دستور ساز اسمبلی سے علیحدہ رہنے کی ہدایت دی۔ برطانوی حکومت سے گفت و شنید کے لئے لندن گئے۔

1947ء میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے گفت و شنید ہوئی۔ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے سوال پر لارڈ اسمے سے ملاقات ہوئی۔ گاندھی جی سے ملاقات ہوئی۔ امن کی اپیل سے اتفاق کیا۔ جون میں پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ 14۔ اگست کو پاکستان کے افتتاح پر تقریر کی۔ 30۔ اکتوبر کو لاہور میں تقریر کی اور فسادات سے متاثر مسلمانوں کو ضبط کی تلقین کی۔ 25۔ دسمبر کو ان کی آخری سالگرہ منائی گئی۔

1948ء میں سبی دربار کا افتتاح کیا۔ ڈھاکہ اور چٹگام تشریف لے گئے سٹیٹ بینک کا افتتاح کیا۔ سٹاف کالج کوئٹہ سے خطاب کیا۔ زیارت بغرض تبدیلی آب و ہوا تشریف لے گئے۔ پہلے جشن استقلال سے قوم کے نام وہاں سے پیغام دیا۔ 11۔ ستمبر کی شام کو عالم نزع میں واپس کراچی تشریف لائے۔ اسی شب کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کیا۔

(الفضل 26 دسمبر 1959ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹر نیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 26- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر28 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔96-5-22 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر137 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر11
8-30 چینی پروگرام۔ مطالعہ کتب۔ چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر28 (دوبارہ)
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ ماریو فیری (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔ خطبہ 94-4-29
1-00 لقاء مع العرب 96-5-22 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 95-3-3
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر28 (دوبارہ)
5-00 سوال کا وقت
6-00 ملاقات۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی دان دوستوں کے ساتھ (نیا)
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری۔ ہجرت 93-4-30
8-00 لقاء مع العرب 96-5-23 (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی بچوں سے ملاقات
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر138 (نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب جلسہ سالانہ 91-7-26
3-30 نارویجن زبان سیکھئے۔ سبق نمبر15

سوموار 27- مئی 1996

4-00 (صبح) تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
5-00 لقاء مع العرب 96-5-23 (دوبارہ)
6-00 اے لیٹر فرام لندن (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر138 (دوبارہ)
8-00 نارویجن زبان سیکھئے۔ سبق نمبر15 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
11-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری۔ صحرا میں احمدیت
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔ خطبہ 95-7-21
1-00 لقاء مع العرب 96-5-23 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 94-12-30
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر138 (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر35
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ باسکٹ بال فائنل ربوہ بمقابلہ لاہور
8-00 لقاء مع العرب نمبر31 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر29 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر139 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ دینی اخلاق از لئیق احمد طاہر صاحب
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر35
3-00 فرنچ سیکھئے۔ سبق نمبر13

ملازمت یا تعلیم

○ اگر آپ روزگار کی تلاش میں ہیں۔ ملازمت ہو یا اور کسی قسم کا کام۔ یا آپ اعلیٰ تعلیم کے کسی تعلیمی ادارے میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہیں تو قومی روزنامے دیکھتے رہیں۔ ان روزناموں میں تلاش روزگار اور تعلیمی اداروں میں داخلے کے اعلان شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ ممتاز نصر اللہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم ظفر احمد خان صاحب نے ماڈل ٹاؤن میں اپنا گھر تعمیر کیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالے۔ اور عزیز ظفر احمد صحت والی لمبی عمر پائے اور ہر شر سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔

○ عزیزہ نسیم اختر بنت مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت 22/75 ضلع شیخوپورہ تین دفعہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن ہو چکا ہے اب عنقریب اپنڈیکس کا اپریشن ہو رہا ہے۔ بچی بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور مکمل صحت دے۔

○ مکرم اہلیہ صاحبہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر تحریر کرتی ہیں۔

کراچی میں میری بھانجی عزیزہ منصورہ باسط کی چھوٹی بیٹی قدسیہ عفت بیمار ہے بچی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ بچی کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم طاہر احمد صاحب نمائندہ الفضل کو ضلع سرگودھا کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے احباب جماعت سے نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان داخلہ ایم۔ ایس۔ سی

Development سٹڈیز

○ سندھ ڈیویلپمنٹ سٹڈیز یونیورسٹی آف سندھ جامشورو نے ایم۔ ایس۔ سی Development سٹڈیز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں یہ دو سالہ پروگرام ہے اور اس میں داخلہ کے لئے B.A/BBA/B.Com/B.Sc کم از کم پچاس فی صد نمبروں سے پاس کیا ہونا لازمی ہے۔ میرٹ گزشتہ تعلیمی ریکارڈ اور داخلہ ٹیسٹ میں کارکردگی کی بنیاد پر بنایا جائے گا۔ داخلہ ٹیسٹ سندھ یونیورسٹی جامشورو میں ہو گا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری 29 جون 1996ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ ڈائریکٹریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن حکومت سندھ نے سندھ کے مختلف ٹیکنیکل کالجوں میں 3 یا 4 سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئر میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ ڈپلومہ آٹو۔ مکینیکل سول۔ الیکٹریکل۔ کیمیکل پاور۔ ٹیکسٹائل۔ الیکٹرانکس انجینئرنگ وغیرہ میں آفر کیا جا رہا ہے۔ درخواست دہندہ کا کم از کم میٹرک ہونا لازمی ہے۔

(نظارت تعلیم)

تحریک جدید کے ان مخلصین کے لیے لمحہ فکریہ جن کا ماضی حال سے بہتر ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"وہ شخص جو کہ گزشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا اگر اس کو بعد میں توفیق نہیں ملی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ اب اس سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے یہ معنی ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آتا اسی طرح پچھلی قربانیاں آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا۔ ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے ہو گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے۔ کیونکہ عزت اور بڑائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہے۔ بلکہ سائے کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج ایک شخص معزز ہے مگر کل ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کل ایک ذلیل تھا مگر آج اس کو خداوند تعالیٰ نے معزز بنا دیا۔

(از خطبہ 16- مارچ 1917ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- مئی- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت نے ججوں کی تقرری کے بارے میں صدارتی ریفرنس دوبارہ سپریم کورٹ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ریفرنس پر صدر مملکت کے دستخط کرانے یا نہ کرانے کا مشورہ ماہرین دیں گے۔ یاد رہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے بھیجا گیا ریفرنس سپریم کورٹ نے اس عذر کے ساتھ واپس کر دیا تھا کہ اس پر صدر مملکت کے دستخط نہیں ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد کھرل نے وفاقی کابینہ کے فیصلوں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ صدر کے دستخطوں کے بارے میں غور کرنے کے لئے وزارت قانون نے ماہرین کی ایک ایڈوائزری کمیٹی بنا دی ہے۔ جو اس مسئلے پر غور کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ 1993ء کا آئین بننے کے بعد آرٹیکل 186 کے تحت بھیجے گئے تمام ریفرنسوں پر سیکرٹری قانون کے دستخط ہوتے رہے ہیں۔ رولز آف بزنس کا شیڈول واضح ہے اس کے مطابق سیکرٹری ' سپیشل سیکرٹری ' جوائنٹ سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری صدر کی جانب سے دستخط کرنے کے مجاز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے جانب سے حکومت کو ریفرنس واپس بھیجنے کی پہلے ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنے ایک تبصرہ میں کہا ہے کہ عدلیہ خود منتخب ادارہ بننے کی کوشش کر رہی ہے۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر قائم رہی تو پیچیدہ آئینی معرکہ آرائی شروع ہو جائے گی۔ سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ عدالتی آزادی جتلانے کی کوشش ہے اس کے بعد پاکستان کی سیاست میں ہلچل مچ گئی۔ حزب اختلاف نے اس کو ایک بہت بڑا مسئلہ بنا کر حکومت کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔

○ اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ نے حکومت کی طرف سے دیئے جانے والے پلاٹ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بی بی اپنی طرح پوری قوم کو کرپٹ بنانا چاہتی ہیں۔ ہم اقتدار میں آکر تمام پلاٹ منسوخ کر کے نیلامی کریں گے۔ اور اس رقم سے غریبوں کے لئے ہسپتال بنایا جائے گا انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے دو ڈیوٹی فری مرسیڈیز کاریں خریدیں۔ ایک کروڑ سے زیادہ ٹیکس نہیں دیا گیا۔ قیمتی تحفوں کی خاطر گوادر کی زمین کا سودا کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ امریکی سفیر نے کرپشن کی جو بات کی ہے وہ ہمارے لئے باعث شرم ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے فرانس اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے پاکستان اسلحہ کی دوڑ کے خلاف ہے۔ انہوں نے فرانسیسی بحریہ کے سربراہ کو دوستی کی علامت کے طور پر ہلال امتیاز (ملٹری) عطا کیا۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے الزام لگایا ہے کہ بے نظیر بھٹو مجھے سیاسی منظر سے ہٹانے کے لئے کینسر ہسپتال بند کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں صدر مملکت نے آرمی کے سربراہ جنرل نسیم کو جبری ریٹائر کر دیا ہے۔ آرمی چیف کی جبری ریٹائرمنٹ دو اعلیٰ فوجی افسروں کو برطرف کئے جانے کا حکم نہ ماننے پر عمل میں آئی ہے۔ آرمی چیف نے ریٹائرمنٹ کا حکم ملنے پر فوج کو دارالحکومت کی طرف بڑھنے کا حکم دے دیا۔ صدر نے میجر جنرل محبوب الرحمان کو جو اس وقت چیف آف جنرل سٹاف کے عہدے پر فائز تھے ' بنگلہ دیش آرمی کا سربراہ مقرر کر دیا ہے۔ صدر کے وفادار دستوں نے دارالحکومت کے اہم مقامات کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی ایک بڑی سیاسی پارٹی عوامی لیگ نے فوج میں برطرفیوں کی مذمت کی ہے اور صدر پر الزام لگایا ہے کہ وہ ملکی صدر کی بجائے خالدہ ضیاء کے صدر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ بھارت نے بنگلہ دیش کے ساتھ اپنی سرحدیں بند کر دی ہیں۔ یاد رہے کہ جن دو فوجی جرنیلوں کو برطرف کیا گیا ہے ان پر ایک بڑی سیاسی جماعت سے روابط رکھنے کا الزام ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے محاذ آرائی کے خلاف ہیں۔ آئینی حقوق پر کوئی سودے بازی نہیں کریں گے۔ وفاقی وزراء کشیدگی پیدا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

○ اپوزیشن اور حکومتی جماعتوں کے کارکن آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد پہنچ گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی صدارتی الیکشن رکوانے کی کوشش کرے گی۔ دونوں جماعتوں میں تصادم کا خطرہ ہے۔

○ بھارت کی بی جے پی حکومت نے بمبئی میں مسلمانوں کے قتل عام کی تحقیقات بند کرا دی ہے۔ کمیشن کے سامنے 641 فسادیوں کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر نے دوبار اقتدار میں شمولیت کی پیش کش کی مگر یہ ہماری منزل نہیں ہے۔ انہوں نے بطور قائد حزب اختلاف سرکاری گاڑی بھی حکومت کو واپس کر دی ہے۔

○ مسلح افراد کے جریدے ہلال نے انڈو پاک پیپلز فورم کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے پیشہ ور درباریوں اور موروثی مفاد پرستوں کے چم چراغ افراد کا ٹولہ قرار دیا ہے یہ فورم غیر سرکاری سطح پر پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی کی کوشش کرتا ہے۔

○ سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ' سابق جسٹس مسٹر جسٹس رفیق تارڑ اور سابق جج مسٹر جسٹس ذکی الدین پال نے کہا ہے کہ حکومتی ریفرنس پر صدر کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف جو نظر ثانی کی درخواست کی ہے اس کی سماعت کے لئے اب فاضل چیف جسٹس کو نیا بنچ تشکیل دینا پڑے گا۔ ایک جج ریٹائر ہو گئے ہیں جبکہ ایک اور جج کی حیثیت متنازعہ ہو چکی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نہری پانی کی نجکاری کو روکا جائے۔ ورنہ 70 فیصد کاشتکار تباہ ہو جائیں گے۔ آبیانہ دس گنا بڑھ جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کے صدارتی انتخابات فوج کی نگرانی میں ہوں گے۔

○ آزاد کشمیر کے قائد حزب اختلاف مسٹر ممتاز راٹھور نے کہا ہے کہ سیکیورٹی کو خطرہ ہونے تک دفعہ 56 استعمال نہ کی جائے۔ اس دفعہ کے تحت حکومت پاکستان آزاد کشمیر حکومت کا کنٹرول براہ راست سنبھال سکتی ہے۔

○ بھارت میں اپوزیشن مضبوط ہوئی ہے۔ واجپائی کی حکومت کا اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا مشکوک ہو گیا ہے۔

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
جگر گردے کی گرمی۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) ... کے لئے
قیمت 110/-
طاہر دواخانہ ریحان کالونی ربوہ

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں آفس ورک کے لئے لڑکوں کی ضرورت ہے۔
تعلیم : کم از کم میٹرک ہو
عمر : 22 تا 30 سال
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون نمبر: 274747,271779,270936

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ بسلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر سید ناصر احمد
فون : دوکان : 434
گھر : 211244

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

سکے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے تشریف لائیں۔
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون دوکان: 649 گھر: 212300

گردہ ومثانہ کیلئے مفید و مؤثر کورسز
انفیکشن گردہ کورس — گردہ میں انفیکشن اور سوزش کے باعث درد ہوتے اور پیشاب میں خون پیپ یا البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کے لئے قیمت -/290
درد گردہ کورس — ہر قسم کے درد گردہ میں بفضلہ تعالیٰ فوری آرام دہ اور مستقل شفا کیلئے مفید ہے قیمت: -/270
پتھری گردہ کورس — گردے، مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت -/290
لٹریچر مفت — بذریعہ ڈاک 2/- کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون : ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283